ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ — بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

جلد ۱۴ | یکم ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۷ اسوج سمت ۱۹۷۰ | نمبر ۱۴

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان و را آ | جائنٹ اڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محئی موتیٰ کلام نور الدین

کلام امیر رض

انبیاءؑ کے طرز پر چلو

فرمایا:۔ انسان کی حالت عجیب ہے اگر ذرا سفید بال آجاویں تو کہتا ہے کہ میری عمر تو کچھ بڑی نہیں نزلہ ہوگیا تھا یا کچھ صدمہ پہنچا تھا اس سے بال سفید ہوگئے۔ عمر تو چھوٹی ہے۔ اور اگر ساٹھ سال کو پہنچ گیا ہے تو کہتا ہے۔ اب بھی ضعف کیسے نہ ہو۔ ستر اسی سال تو عمر ہوگئی ہے۔ غرض کسی زمانہ میں بھی اپنی کمزوری کو قبول نہیں کرتا۔ تعلی اور بڑائی چاہتا ہے لیکن کمزوری کا یہ کمال ہے کہ جب کوئی نصیحت کرو اور انبیاء کے طرز پر چلنے کا طریق تبلاؤ کہدیتا ہے کیا میں نبی ہوں یا ولی ہوں ایسے لوگ جھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ انبیاء کے اُسوہ پر چلیں اور اسپر بڑی تاکید فرمائی ہے ❊

چار پیارے

فرمایا:۔ مینے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صوفیا فقہا۔ محدثین اور فلاسفر۔ ہر چار سے مجھے محبت رہی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ کیونکہ وہ اپنی کتب میں چاروں کے جامع ہوتے ہیں ❊

شریر سے قطع تعلق رکھو

فرمایا۔ مومن کو چوکس رہنا چاہئیے اور بدمعاش سے قطع تعلق رکھنا چاہئیے ورنہ بدمعاش اور مومن اکٹھے رہتے ہوں تو جب اُسپر عذاب آتا ہے اسپر بھی اسکا اثر پڑتا ہے ایک شخص تہ آب بیٹھا غرق ہو رہا ہے ہم بھی اسکے پاس بیٹھے رہینگے تو غرق ہو جاوینگے ❊

تعجب!

فرمایا:۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ کانپور میں مرنیوالوں کو اخباروں والے شہید کہتے ہیں حالانکہ کسی کو کیا معلوم ہے کہ کس نیت سے وہ وہاں گئے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرنیوالے کے متعلق ایسا زور دینے سے منع کیا ہے کہ وہ ضرور ضرور بہشتی ہے پھر تعجب ہے کہ ان مقتولین کیواسطے جنازے پڑھے جاتے ہیں حالانکہ شہدا کیواسطے جنازہ نہیں ہوتا ❊

مولوی ابوالقاسم صاحب

فرمایا۔ مینے ابوالقاسم نانوتوی صاحب کو دیکھا ہے بڑے تیز آدمی تھے۔ فلسفیانہ طبع تھے ہر سوال کا جواب فوراً دیتے تھے دیانند انکے مقابلہ میں آنے سے ڈرتا تھا ایک دفعہ حدیث پڑھا رہے تھے ایک حدیث میں آیا کہ آخری زمانہ میں مال کم ہوگا اسکے بعد ایک اور حدیث آئی کہ کسی جگہ سونا نکلیگا۔ مینے چاہا کہ سوال کروں ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ حضور۔ پہلی" تو فوراً سمجھ گئے۔ اور جھٹ جواب دیا کہ میاں کیا تم نے چراغ بجھتا ہوا نہیں دیکھا میں یہی جواب سمجھ گیا اور خاموش ہوگیا

مطلب تھا کہ جیسے بجھتے ہوئے چراغ کی روشنی [illegible] آخر میں اٹھتی ہے یہ آخری جوشش تھا۔ فرمایا انکی دو کتابیں بہت عمدہ ہیں مگر عبارت عام فہم نہیں۔ ایک تقریر دلپذیر ہے دوسری قبلہ نما ❊

ظاہر کا باطن پر اثر پڑیگا

فرمایا ایک شخص نے ہمیں خط لکھا ہے کہ ہندو جو مسلمانوں کے ساتھ عداوت و کینہ رکھتے تھے اب بظاہر انھوں نے وہ عداوت چھوڑ دی ہے مل بیٹھتے ہیں اور کسی بغض کا اظہار نہیں کرتے لیکن افسوس ہے کہ ان کے دل پہلے سے بھی زیادہ کینوں سے بھرے ہوئے ہیں اور اندر ہی اندر بہت دشمنی دل میں رکھتے ہیں۔ مینے اس خط کو پڑھکر بہت توجہ کی اور بالآخر مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ ظاہری محبت باطن پر بھی اثر کریگی اور اندر کے کینے اور بغض بھی رفتہ رفتہ نکل جائیں گے۔ پس یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ غم کی ❊

باپ یا بیعت مقدم کیا ہے؟

ملک لڈیہ کے ایک نوجوان کا خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں مسیح موعود پر ایمان رکھتا ہوں لیکن اگر بیعت کا ارادہ ظاہر کرتا ہوں تو میرا باپ رونا دھونا شروع کر دیتا ہے۔ فرمایا:۔ اسکو لکھا جاوے کہ اگر تم اس کو اسلام سمجھتے ہو کہ مسیح موعود کو قبول کرو اور بیعت میں داخل ہو تو پھر باپ کچھ کرے وہ جو اس کا جی چاہے باپ کو راضی رکھنے کی خاطر اسلام کو ترک نہیں کیا جا سکتا ❊

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

اخبار قادیان و بلاد ان احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ پانچوں نماز خود مسجد اقصیٰ میں پڑھاتے ہیں اور سب درس دیتے ہیں۔ بعض وقت ضعف بہت ہی ہو جاتا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ کے دو زینوں پر چڑھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ ہمت عطا کی ہے کہ ذرہ بھی طاقت ہو تو پھر مسجد میں آنے سے رہ نہیں سکتے اللہ تعالےٰ کی عبادت اور خلق سے بھلائی ہر دم آپ کو مدِ نظر ہے۔ اہلبیت مسیح موعود میں ہر وجہ سے خیریت ہے

حضرت صاحبزادہ صاحب بھی قرآن شریف کا درس دیتے ہیں خواجہ صاحب کا تازہ خط اسی صفحہ پر درج ہے۔ برادر سید ولی اللہ شاہ صاحب مصر سے لکھتے ہیں۔ یہاں کے حفاظ و قراء سے قرآن شریف سُنا قرآن پڑھتے ہیں مگر اُس کے مطلب سے ناواقف داد لینے کے خواہشمند۔ حافظوں کی داڑھیاں بالکل صاف سوائے مدرسہ رشید رضا کے کسی مدرسہ میں قرآن نہیں پڑھایا جاتا ہے کہتے ہیں وزیر تعلیم کیطرف سے مخالفت ہے گر موسیقی باجا سب مدرسوں میں سکھایا جاتا ہے۔ دین کے ساتھ تعلق رکھنے والے کو جاہل کہتے ہیں۔ یہاں کی تعلیم یافتہ سوسائٹی ہمارے یہاں آنے پر بہت تعجب کرتی ہے کہتے ہیں مُشن فائدہ یعنی کچھ فائدہ نہیں۔

منشی فرزند علیصاحب کا خط مدن سے آیا ہے کہتے ہیں جہاز نا ایک روز تکلیف رہی پھر آرام رہا کئی لوگوں کو تبلیغ کی۔

مخدومی محمد ابو الحمید صاحب احمدی ناظم چہارم عدالت دیوانی حیدرآباد مقرر ہوئے احباب سے امداد دعا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں سچے منصف کرنے کی توفیق دے۔ برادر برکت علیصاحب شملہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب نے یہاں دو لیکچر دیئے ہیں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کھلے الفاظ میں کی اور سلسلہ کی اہمیت اور خصوصیات کا بیان کیا سامعین آمید سے بڑھ کر آئے۔ لیکچر کے بعد بابو محمد حسین صاحب نے اپنے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونیکا اعلان کیا۔ میاں صاحب کی چند روزہ شملہ سے جماعت کو بہت فائدہ ہوا ایک لیکچر مانظر روشن علی صاحب اور ایک میر قاسم علیصاحب کا بھی ہوا برادر محمد خلیل الرحمن صاحب ایم اے کو اللہ تعالیٰ نے فرزند رینہ عطا کیا حضرت نے نام محمد فضل الرحمن رکھنا منظور فرمایا۔ مبارک ہو۔

ایک بشارت

خواجہ صاحب کا تازہ خط ولایت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان شکرتم لازیدنکم۔ دعا۔ دعا!! دعا!!!

دوستو خوشخبری سناتا ہوں۔ لیکن وان شکرتم لازیدنکم۔ مجھے دعاؤں میں تم بھولو میرا نہیں تمھارا کام جو میرے ذریعہ خدا نے کرنا پسند کیا ہے بہت مشکل ہے۔ تم اس فکر میں ہو کہ کسدن کل انگلستان مسلمان ہوتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہاں جس افترا اور بہتان عظیم کا طوفان اسلام کے خلاف اُمنڈا ہوا ہے اگر اُس کا ایک حصہ بھی دور ہو جاوے تو میں عہدہ برآ ہو چکا۔ اگر چہ جن فضلوں کے آثار میں دیکھتا ہوں وہ تو وہم و گمان سے بھی بالاتر ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ ان دنیا پرست قوموں کے نزدیک کسی پولٹیکل حیثیت ہیں اپنی قوم میں سے ہو نا نکالا جانا ہے۔ یہاں مسلمان کہلانا ہدف ملامت و مضحکہ بنتا ہے پچھلے ہفتے ایک نوجوان نا سونتھ پورٹ سے خط آیا کہ وہ اسلامک ریویو کو متواتر دیکھ کر اسلام کی صداقت پر متیقن ہو چکا ہے۔ لیکن قوم کے مضحکہ اور ملامت سے ڈرتا ہے۔ اب اس کا کیا علاج یا تو خدا اسے جرات اور طاقت دے یا متواتر کوششوں سے اسلام کے متعلق پبلک رائے میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہو جاوے اور اسلام کو ایک معقول اور اعلیٰ مذہب لوگ سمجھنے لگ جاویں۔ تو پھر اسلام کو علی الاعلان قبول کر لیں بہر حال ہمارے سردار نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو تیرہ برس مصائب جھیلتے رہے اور یہاں تو ابھی تیرہ ماہ نہیں گذرے پھر کہاں محمد اور کہاں اُس کے غلام کا ایک ادنیٰ غلام۔ ہاں سب ملکر دعا کرو حل مشکلات ہو جاوے گا۔ آخر احمد مرسل کا کشف تو پورا ہو کر رہیگا۔ ہاں تمنا ہے کہ جلد ہو جاوے دعا کرو۔ اور فاستبقوا الخیرات کو نہ بھولو میں خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں میری بشارت نے احمدی جوانوں میں جوش پیدا کیا۔ مختلف اطراف سے مجھے خط آتے ہیں کہ احمدی جوان طیار ہیں وہ نہ یہ آمادگی بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہاں آکر کوئی مزدوری کر لیں اور خدمت دین کریں۔ بدقسمتی سے یہ قوم سخت قوم پرست ہے نیشنلٹی اور قومیت کا سوال یہاں نہایت خطرناک تعصب اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ ایک قلی کا کام بھی کسی اور سے کرانا یہ لوگ پسند نہیں کرتے۔ صرف یہاں کا سند یافتہ ڈاکٹر البتہ کچھ روز ہی تھوڑی بہت کما لیتا ہے۔

اس لئے اسطرف آنے سے پہلے زادراہ اور زاد سفر کا فکر کرو۔ صرف سفر کے اخراجات ہم آنے سے ہی تو تہیہ سفر کر لینا درست نہیں یہ وہ ملک ہے جہاں غربت اور محتاجی جرم ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے مجھے ایک مددگار کی ضرورت تھی۔ اُس نے مجھے دو بھیج دیئے۔ انصار اللہ نے ہمت کی جو چودھری فتح محمد صاحب کے کرایہ کا انتظام کر دیا۔ لیکن یہاں پہنچ جانے کے بعد چودھری صاحب کی اور ضروریات بھی ہیں۔ ایک پونڈ فی ہفتہ فی کس معمولی گذارہ یہاں کی رہائش خوراک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہی یہ کام ہے اور وہی سرانجام دیگا وہی من حیث لایحتسب ذرائع پیدا کر دیگا۔ ہاں یہ بھی یاد رہے کہ اسوقت تک بجز آسمانی سرکار کے ہم کسی زمینی سرکار کا مرہون احسان نہیں ہوا۔ حقیقی وظیفہ تو خدا کی سرکار سے ملتا ہے اس لئے آپ لوگ دعا سے اور اپنے فرض سے فارغ ہو جاؤ ہاں وہ خوشخبری سنانی میں بھول گیا لیکن شرط یہ ہے کہ دعا کرو۔ اس ہفتہ ابھی مجھے ایک نہایت ہی عالی خاندان لارڈ نے بلایا ہے اُس کی ایک چٹھی آئی ہے وہ اسلامک ریویو کو پڑھا کرتا ہے اُس کی چٹھی کے ایک فقرہ کا ترجمہ احمدی غیر احمدی کل مسلمانوں کی خوشی کے لئے لکھ دیتا ہوں ”میں دل سے اُس عظیم الشان نبی کا پیرو ہو چکا ہوں۔ ہاں میں ابھی علی الاعلان اسلام قبول نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے . . . . . . آگے جو اصل وجہ ہے وہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھدی ہے اور اس لارڈ کا دستخطی کارڈ بھی بھیجا ہے اور وجہ بہت ہی خفیف ہے۔ اگر خدا چاہے تو ایک منٹ میں ہی رفع ہو سکتی ہے۔ چونکہ وہ خود اخفا چاہتا ہے اس لئے اُس کا نام نہیں لکھا

حضرت صاحب کو اطلاع دیدی ہے۔ تم سب دعاؤں میں لگ جاؤ۔ پیرس والا مضمون لیند تمام ہوا اُس کے متعلق میں بیاد کے خطوط آرہے ہیں۔ یہاں کے ایک سہ ماہی بلند پایہ رسالے ایشیاٹک ریویو نے مجھ سے اجازت چاہی ہے۔ کہ وہ اُسے اپنے رسالے میں درج کرے۔ خدا حافظ۔ دعا اور فرض کو نہ بھولو۔ مجھے ذیل کے پتے پر بھی خط مل سکتا ہے۔

کمال الدین

نزیل مسجد ووکنگ

انگلینڈ

خواجہ صاحب کا خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نوازشنامہ ملگیا۔ عزیز فتح محمد کو تکلیف چشم ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے۔ یہ ہفتہ مبارک گذرا جمعۃ الوداع کے متعلق عرض کرچکا ہوں۔ عید کی نماز کیکسٹن حال لندن میں جاکرادا کیگئی کوئی کم وبیش سو طلباء اور عمائد شہر میں سے تھے۔ اُس کے بعد خطبہ بھی بہت باتاثیر ثابت ہوا نواب صاحب بھاولپور کی طرف سے مجھے بطور امام نماز عید دس پونڈ پیش ہوئے مسجد ووکنگ بجز عمدگی عمارت اور ہر طرح کے ضروری سامان سے معرا ہے۔ خیر سینے فرش پر تو قالین خرید کر بچھوا دیئے روشنی کا فکر تھا بجلی کی روشنی کے لئے ۲۰ پونڈ کا خرچ ہے۔ سو بحمد اللہ دس پونڈ خدا نے بھجید یئے میں نے وہاں اعلان کیا کہ میں اس دس پونڈ کو مسجد ووکنگ پر خرچ کرونگا۔ بعض طلباء پر خطبہ کا بہت ہی اثر ہوا ان میں سے بعض نے وعدہ کیا کہ وہ کبھی کبھی بغرض جمعہ یہاں آوینگے خاص خبر اس ہفتہ کی یہ ہے کہ مختلف طرفوں سے خطوط آئے ہیں جن میں تفحص اور استفسار اسلام کے متعلق ہے ستمبر نومبر سے سلسلہ سوال وجواب بھی رسالہ میں شروع کردیا ہے

سوتھ پورٹ ایک علاقہ یہاں سے چھ گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے وہاں ایک نوجوان ہے۔ اب وہ بالکل مطمئن ہوچکا ہے لیکن پبلک کے مضحکہ اور خوف سے گھبراتا ہے۔ وہ دراصل مسلمان ہوچکا ہے جیسے وہ لکھتا ہے صرف اعلان باقی ہے دعا فرمائی جاوے۔ حضور کی نصائح پر عمل کرونگا والسلام کمال الدین ۴۔ ستمبر ۱۹۱۳ء

انگلینڈ میں اذان

حیران ہوں خواب ہے یا حقیقت۔ انگلستان ایک پرستش گاہ باطل

اُس میں ایک مسجد جو ۲۵ سال سے مقفل اس کا بانی خدا اسپر رحم کرے اس کے محراب کے اوپر سورہ اخلاص ہی لکھنا تجویز کرتا ہے شاید اس مسجد کے ذریعہ اللہ احد صمد۔ لم یلد ولم یولد خدا کی پرستش پر بیان ہو۔ آخر یہ اصحاب کہف کی اولاد ہیں۔ شاید پھر خدا صالح کی اولاد کو صالح کرے۔

کیا خوش قسمت ہے شیخ نور احمد جس نے جب سے دنیا بنی اس سرزمین میں بالتزام پانچ وقت اذان دی شیخ صاحب کا گرج گرج کر اللہ اکبر کہنا لذت دیتا ہے۔ مسجد میں بعد از نماز جب بیٹھتا ہوں تو وجد سا ہوجاتا ہے۔ الٰہی یہ انگلستان ہے یا قادیان یا احمدیہ بلڈنگس کی مسجد۔ رب لا تذرنی فرداً و انت خیر الوارثین آمین (کمال الدین)

لفافے خوب بند کرو

ڈاکخانہ والوں نے قاعدہ بنایا ہے کہ جو بیرنگ لفافے اچھی طرح بند نہونگے ان کے واسطے ڈاک منشی صاحب کو اختیار ہوگا کہ تلف کردیں خوب مگر ایسا نہو کہ لفافوں کے تلف کرنے کے واسطے منشی صاحبان کو اس سے خواہ مخواہ بہانہ ہی مل جائے قابل غور بات ہے۔

ضرورت ناطہ

ایک لڑکی کے واسطے جس کے باپ دادا میراسی قوم سے ہیں ایک بارزگار احمدی لڑکے کی تلاش ہے۔ درخواست معرفت دفتر بدر

ظہور امام مہدی

کے ۲۲ نشان ہینڈبل نمبر ۱۲۔ میں مجمع الاخوان احمدیہ ایسوسی ایشن لاہور نے شائع کئے ہیں یہ ہینڈبل مذکورہ پتہ پر مفت مل سکتا ہے۔ احباب منگوائیں اور تقسیم کریں۔

کیا یہ جائز ضمیمہ ہے

کوئی اخبار نویس یا قانون دان ڈاکخانہ کے ماہر صاحب اس امر پر روشنی ڈال کر مشکور فرماویں کہ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے ہمارے پاس روزانہ آتا ہے اس میں گاہے کسی جہازی کمپنی کے اشتہار کا ایک یا زائد ورق شامل ہوتا ہے اور غالباً یہ ورق دفتر اخبار سے سب خریداران کو جاتا ہے لیکن اسپر نہ تو اخبار کی اشاعت کی تاریخ لکھی ہوتی ہے نہ لفظ ضمیمہ ہوتا ہے اگر ایسا ہی کوئی پرچہ کسی اردو اخبار میں ڈالا جاوے تو ڈاکخانہ کے افسر اسپر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ انگریزی اخبارات کے واسطے کوئی قاعدہ الگ ہو یا ایسے اشتہارات کسی قاعدہ سے مستثنیٰ ہوں ہم نے اپنی واقفیت بڑھانے کے لئے یہ نوٹ لکھا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی بھائی نوجوان عمر ۲۵ سال آمدنی قریباً ۶۰ ماہوار۔ شرعی ضرورت کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں پہلی بی بی سے ایک لڑکی پانچسال کی ہے۔ درخواست بنام معرفت دفتر بدر آنی چاہیئے۔

آٹھ آنہ اور عنایت ہوں

ناظرین کو معلوم ہے کہ اخبار بدر ماہ مارچ ۱۹۱۳ء میں جب چھوٹے کاغذ پر چھپنا شروع ہوا تو ساتھ ہی یہ بھی تجویز ہوئی تھی کہ سب خریداروں کو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جایا کریگا۔ اور ضمیمہ بلا ضمیمہ کی تفریق اب باقی نہ رہیگی اسپر بعض اُن اصحاب نے جو عا؎ والا اخبار بلا ضمیمہ خرید اکرتے تھے ۸؍ اور دیکر پورا کردے اور وہ آئندہ بمعہ ضمیمہ اخبار کے خریدار ہوگئے اور ابتک انکو اخبار بمعہ ضمیمہ روانہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جو اصحاب پہلے بھی بلا ضمیمہ خرید اکرتے تھے اور اب بھی بلا ضمیمہ خرید کرتے ہیں ان کے ذمہ یکم مارچ سے لیکر یکم جولائی تک کے اخبار کی بابت جو سب کو بمعہ ضمیمہ روانہ کیا گیا تھا حاذی ۸؍ زائد ہیں۔ ۸؍ فہرست شائع شدہ میں نہیں ڈلے گئے۔ لیکن وی پی کرنے کے وقت ساتھ بڑھائے جاوینگے۔

وہ سب صاحبان آئن کی قیمت یکم ستمبر ۱۹۱۳ء کو ختم ہوتی ہے ان کے نام اخبار کا وی پی ۴۰۔ اکتوبر کا پرچہ کیا جاویگا خریداران ضمیمہ کے نام للعہ کا جو غیر خریداران ضمیمہ ہیں انکے نام عا؎ + ۸ ؍ ہے کا۔ ۸؍ بابت ان ایام کے ہیں جن میں اخبار چھوٹے سائز پر ہو کر سب کے نام بمعہ ضمیمہ روانہ ہوتا رہا ہے۔

اطلاع

آجکل پادری تامس ہاول صاحب بڑے غیظ سے بھرے ہوئے جوش کے ساتھ اسلام کے برخلاف بہت ناپاک الفاظ سے بھرے ہوئے لٹریچر کو شائع کررہے ہیں اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان پاک میں اشتعال انگیز الفاظ استعمال کرتے ہیں جو شاید ہی کبھی کسی پادری نے کئے ہوں اُن میں سے ایک رسالہ کا جواب میاں معراج الدین صاحب عمر نے لکھا ہے چونکہ مضمون بہت لمبا ہے اور دو حصے کرنے میں پورا لطف نہیں رہتا اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۴ اور ۱۵ دو نمبروں کو اکٹھا کرکے پورا مضمون ۱۶۔ اکتوبر کو شائع کیا جاوے۔ اسواسطے ۹۔ اکتوبر کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک احمدی بھائی پیشہ حجام کہ اپنے پیشہ ور احمدی کے ہاں اپنی لڑکی کا ناطہ کرنا چاہتے ہیں خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہمنے

یہ بات عام طور پر مشہور ہے کہ مسیح کا زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام مذاہب باطلہ مٹ جائینگے۔ اس کی بنا حدیث کی ایک روایت پر ہے۔ صحیح مسلم میں مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے (یعنی فی زمانہ الملل کلہا الا الاسلام) یعنی مسیح کی آمد ثانی کے وقت تمام مذاہب سوائے اسلام کے فنا ہو جائینگے۔ اسپر ایک شخص نے سوال کیا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود تھے تو کیا وجہ کہ اب تک سینکڑوں جھوٹے مذہب روئے زمین پر موجود ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس سوال پر مفصل بحث کیجائے۔

یہ اصول ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب کسی حدیث کے کوئی معنی کئے جاویں تو قرآنی آیات کے مطابق ہوں کیونکہ کلام اللہ وحی متلو ہے اس میں کوئی تغیر و تبدل یا غلطی نہیں ہوئی بعینہ خدا تعالیٰ کے الفاظ میں ہم تک محفوظ پہنچا ہے۔ لیکن احادیث وحی خفی ہیں راویوں کے روایت بالمعنی کرنے سے کامل حفاظت کے درجہ پر نہیں پہنچیں اور نہ بعینہ ان الفاظ میں روایت کی گئی ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے نکلے تھے اس لئے حدیثوں کے معنی ہمیشہ وہ کرنے چاہئیں۔ جو قرآن مجید کے کھلے کھلے احکام کے مخالف نہوں۔ اب اس اصول کے مطابق جب ہم مندرجہ بالا حدیث کے معنے معلوم کرنا چاہیں تو اول ہمیں قرآن مجید پر ایک نظر ڈالنی چاہیئے کہ اس مسئلہ میں قرآن مجید کی کیا رائے ہے۔ اگر قرآن مجید کا منشا آپ کے اس مفہوم کے موافق ہے جو آپ اس حدیث سے سمجھتے ہیں تو ہم بھی اُسے قبول کرنے کو طیار ہیں اور اگر قرآن مجید آپ کے مطلب کی تائید نہیں کرتا تو ہم آپ کے معنوں کو مسترد کر کے اس حدیث کے لیے معنے کرینگے جو قرآن مجید کے بیان کردہ عقائد کے موافق ہوں۔ سو قرآن شریف میں اس مسئلہ کے متعلق غور کرنے کے بعد پہلی آیت جو میں آپ کے سامنے پیش کرسکتا ہوں وہ یہ ہے ولو شاء ربك لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین پارہ ۱۲ رکوع ۱۰۔ اگر چاہتا پروردگار تیرا البتہ کر دیتا لوگوں کو امت ایک اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے

(ترجمہ شاہ رفیع الدین)

اس آیت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ہر بات پر قادر ہوں میری قدرت کے آگے یہ بات بالکل سہل اور آسان ہے کہ تمام لوگوں کو ایک مذہب پر اکٹھا کر دوں مگر یہ بات میری سنت کے خلاف ہے میں ایسا کام ہرگز نہیں کروں گا بلکہ دنیا میں لوگ ہمیشہ مذہب کے بارے میں ایک دوسرے سے مختلف رہینگے۔ اب آپ انصاف سے اس آیت پر مدبرانہ نظر دوڑائیں کیا پھر بھی آپ کے خیال میں ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف ایک مذہب رہجاوے۔ اور باقی تمام مذاہب معدوم ہو جاوینگے۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واذ تاذن ربك لیبعثن علیہم الی یوم القیامۃ من یسومہم سوء العذاب پارہ ۹۔ رکوع ۱۱۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہود کے متعلق یہ اعلان کر دیا ہے کہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے حاکم حکومت کرینگے جو ان کی شرارتوں کے باعث ان کو سخت سے سخت سزائیں دیتے رہینگے۔ اس آیت میں قرآن مجید نے کیسے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ یہودی قوم قیامت تک روئے زمین پر رہیگی۔ اور وہ شرارتیں بھی نچھوڑیگی اور انھیں ایسے حاکموں سے پالا پڑتا رہیگا جو ان کا اچھی طرح سے کس بل نکالینگے اس صراحت کے باوجود پھر کسی شخص کا یہ کہنا کہ فلاں زمانہ میں یہودی عیسائی کوئی نہ رہیگا قرآن کے کہانتک مخالف جا پڑتا ہے۔ اس آیت میں تاذن کا لفظ اور لیبعثن کا نون ثقیلہ بھی تاکید کے لئے آئے ہیں۔ کہ یہ وعدہ تمام لوگ یاد رکھیں کبھی خطا نہ جاویگا۔

پھر ایک مقام پر فرماتا ہے واغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ پارہ ۶ رکوع ۳ یعنی یہود اور عیسائی دونوں قیامت کے دن تک دنیا میں پائے جائینگے۔ اور اپنی شرارتوں میں زندگی بسر کرینگے۔ آپس میں بغض و کینہ ان کے دلوں میں ہوگا صلح و صفائی سے زندگی نہیں گذارینگے۔ پھر ایک جگہ بیان فرماتا ہے وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پارہ ۳ رکوع ۱۴۔ یعنی قیامت تک حضرت مسیح کے منکر بھی رہینگے۔ اور آپ کے ماننے والوں کا وجود بھی قیامت تک ہی پایا جاویگا۔ پھر ایک مقام پر تمام مذاہب کا مجموعی طور پر ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض لہدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا پارہ ۱۷ ع ۱۲ یعنی خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام لوگ ان قویٰ کو استعمال کریں جو خدا نے انھیں بخشے ہیں اور وہ اپنے اختیار کو کام میں لاکر اپنی مرضی کے مطابق اپنے اپنے مذاہب کے طریق پر اپنے معبودوں کی عبادت کریں۔ اور یہ منشا خدا کا ہرگز نہیں کہ لوگوں سے قوت اختیاری چھین لیجاوے۔ اور سب کو ایک مذہب پر متفق کیا جاوے۔ بلکہ اس کا منشاء تو یہ ہے کہ اختلاف رائے جو انسانی طبیعت کا خاصہ ہے وہ ظہور پذیر ہوتا رہے اور لوگ اپنی مرضی کے مطابق جس مذہب کو چاہیں قبول کریں اور جس مذہب کو چاہیں رد کریں۔ اس طرح گرجے بھی آباد ہوں۔ مندر بھی پر رونق رہیں یہودیوں کے معبد بھی معمور نظر آویں۔ اور مسلمانوں کی مسجدیں بھی اللہ واحد قہار کے ذکر سے گونجتی رہیں۔ ہاں یہ بات ہے کہ قیامت کے دن پھر حساب ہوکر سچا اپنی سچائی کا اور جھوٹا اپنے جھوٹ کا بدلہ پالیگا۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات اس مضمون کے متعلق قرآن مجید میں ہیں مگر طوالت کے خوف سے صرف چند آیتیں ان میں سے درج ذیل ہیں:

(۱) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فیما اتاکم پارہ ۶ ع ۱۱۔

(۲) فلو شاء لہداکم اجمعین ۵ پارہ ۸ ع ۱۸

(۳) ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن یضل من یشاء ویہدی من یشاء پارہ ۱۴ ع ۱۹

اب یہ بات تو صاف ہوگئی کہ کوئی زمانہ قیامت سے پہلے ایسا نہیں آسکتا جس میں تمام لوگ اپنے اپنے مذہبوں کو چھوڑ کر اسلام کو اختیار کرلیں اور کوئی متنفس بھی کسی باطل عقیدہ پر نہ پایا جاوے ہاں ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اپنی مرضی اور رغبت سے تو لوگوں کا ایک عقیدہ پر متفق ہونا قرآن کی رُو سے محال ہے مگر حضرت مسیح لڑائیاں کرکے اور جہاد کے ذریعہ تلوار کے زور سے لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کرینگے۔ اور جو انکار کریگا اسے قتل کرینگے اور تمام سلطنتوں کو خاک میں ملاکر ایک اسلامی حکومت قائم کرینگے مگر یہ خیال بھی درست نہیں اور اس عقیدہ کا ابطال بھی قرآن مجید کرتا ہے۔ چنانچہ جبری طریق قرآن مجید کی رُو سے ناجائز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی پارہ ۳ رکوع ۳۔ یعنی زبردستی اور جبری طریق سے کسی کو اپنے مذہب میں لانا اسلامی طریق نہیں۔ اور نہ ایسی کارروائیوں کی ضرورت اسلام جیسے سچے مذہب کو ہے۔ کیونکہ اس کی سچائی اور اس کی صداقت خود اپنے اندر ایسی کشش اور صفائی رکھتی ہیں کہ اسے جبر

ہونے کی ذرا بھی احتیاج نہیں اس لئے زبردستی بے فائدہ ہے جبر اور زبردستی تو جھوٹے مذہب والوں کا وطیرہ ہونا چاہئے کیونکہ ان کے پاس صداقت کا دل نہیں۔ پھر ایک مقام پر فرماتا ہے۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین پارہ ۱۱ ع اس آیت میں استفہام انکاری ہے۔ یعنی لوگوں کو مجبور کرنا کہ وہ ایمان لے آویں اور زبردستی انکو اپنے سلسلہ میں داخل کرنا اسلام کی تعلیم اور طریقہ مجوزہ نہیں۔ پھر نصرتِ دین سے ایک مقام پر فرماتا ہے وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا پارہ ۲ رکوع ۸ یعنی مسلمانوں کو لڑائی صرف انہیں لوگوں سے کرنی چاہئے جو ان سے لڑیں۔ ان کے سوا کسی سے لڑنے کی اجازت نہیں پھر ایک مقام پر ابتدا، لڑائی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وھم بدؤکم اول مرۃ پارہ ۱۰ ع یعنی صحابہ کرام اور رسول صلعم کے غزوات پیشقدمی کے طور پر نہ تھے صرف مدافعانہ تھے۔ ابتدا کفار کی طرف سے ہوئی تھی۔ پھر علاوہ ازیں سب سے قوی دلیل اس خیال کے رد کرنے کے لئے بخاری کی وہ حدیث ہے جس میں مسیح کی آمد کا ذکر ہے چنانچہ بحوالہ مسیح کی اور علامات کے ایک علامت یضع الحرب بھی رسول صلعم نے بیان فرمائی ہے۔ یعنی حضرت مسیح دنیا میں تشریف لا کر لوگوں کو کفار کے جہاد سے روکینگے۔ اور لڑائی سے ان کا کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اور وہ یہ تعلیم دینگے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

اگر کوئی شخص یضع الحرب کے کوئی اور معنی کرے وہ غلطی پر ہے ہم اسے قرآن میں اس لفظ کا استعمال دکھاتے ہیں قرآن میں لکھا ہے حتی تضع الحرب اوزارھا پارہ ۲۶ رکوع ۴ یعنی یہاں تک کہ لڑائی موقوف ہو جاوے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وضع الحرب کے معنی میں لڑائی موقوف کرنا لڑائی کے رواج کو دور کرنا۔ قتال و جہاد کو چھوڑ دینا۔ غرض قرآن مجید کی رو سے نہ تو خود بخود تمام لوگ ایک مذہب پر اکٹھے ہونگے اور نہ ہی حضرت مسیح زبردستی لوگوں کو اسلام میں داخل کرینگے اب حل طلب یہ مسئلہ رہ گیا ہے کہ اس حدیث کے اصلی معنی کیا ہیں اور وہ حضرت مرزا صاحب پر کس طرح چسپان ہوتے ہیں۔ اس کے لئے یہ طریق ہے کہ اس حدیث کے الفاظ کی تشریح کیجاوے۔ سو قابل تشریح لفظ صرف یفنی ہے یعنی تمام مذاہب فنا ہو جاویں۔ اس لفظ کو ہم قرآن شریف کی ایک آیت سے حل کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پارہ ۱۰ ع ۵ رکوع میں فرماتا ہے لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ یعنی حقیقی ہلاکت اور فنا جسم کے بے روح ہو جانے سے نہیں بلکہ فنا ہو جانا اور ہلاک ہو جانا دلائل کے زور سے ہوتا ہے اگر کسی مذہب کے پاس اپنی صداقت کے بڑے بڑے دلائل براہین ہیں وہ زندہ مذہب کہلاویگا اور اگر کوئی مذہب اپنے سچائی کے دلائل سے معرا اور عاری ہے تو وہ زندہ نہیں بلکہ فنا شدہ سمجھا جاویگا سو اس آیت سے اس حدیث کے معنی حل ہو گئے کہ جب مسیح موعود تشریف لاوینگے وہ اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے ہزاروں لاکھوں براہین سے کام لینگے اور تمام مذاہب باطلہ کا بڑے بڑے زبردست دلائل سے رد کر دینگے۔ اور انکا بطلان ایسے بدیہی طور سے ثابت کرینگے کہ گویا ان مذاہب کو فنا کر دینگے۔ اور تمام مذاہب کے لیڈروں کو مقابلہ کے لئے بلا دینگے مگر کوئی مقابلہ کے لئے نہ آویگا۔ اور جو ہمت بھی کریگا وہ ہلاک ہو جاویگا۔ اور مخالفین پر ایسی حجت پوری کرینگے کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی تمام مخالفوں کو اسطرح پر ساکت نہیں کیا گیا۔ غرض قرآن مجید کے نزدیک کسی مذہب کا فنا ہونا اس طرح ہوتا ہے کہ وہ مذہب دلائل کے زور سے جھوٹا ثابت ہو جاوے اور اس کے بطلان پر بینات ثبوت بہم پہنچ جاویں اور کسی مذہب کا زندہ ہونا تب سمجھا جاویگا جب اس کی صداقت دلائل سے ثابت کیجاوے سو رسول اللہ صلعم نے منجملہ مسیح کی اور علامات کے ایک یہ علامت بھی بیان کی ہے کہ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب فنا ہو جاوینگے۔ یعنی حضرت مسیح ان مذہبوں کو بڑے زبردست دلائل کے ذریعے جھوٹا ثابت کرینگے اور ان مذاہب کا باطل ہونا دنیا پر اظہر من الشمس کر دینگے سو ان مذاہب کا یہ باطل ہونا ہی ان کی فنا ہو گی اور اس طرح سے وہ دلائل سے عاجز آ کر فنا ہو جاوینگے۔ ان معنوں کی تائید قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ ۲۸ ع ۹ یعنی ایک زمانہ آنے والا ہے کہ خدا تعالیٰ ہدایت اور سچے مذہب کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیگا اگرچہ اس وقت کے مشرک اس بات کو ناپسند بھی کرینگے اس زمانہ کے متعلق مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس آیت سے بھی یہ حدیث حل ہو گئی کہ مسیح کے زمانہ میں جھوٹے مذہب موجود تو ہونگے مگر مسیح کے ذریعہ خدا تعالیٰ اسلام کو تمام مذاہب پر غالب کر دیگا اور جھوٹے مذہب مغلوب ہو جاوینگے۔ اور ان کا مغلوب ہونا ہی انکی فنا متصور ہوگی اس آیت میں ولو کرہ المشرکون کا فقرہ بھی ہماری طرف سے ایک دلیل ہے یعنی مسیح کے زمانہ میں مشرکین بھی ہونگے اور وہ اسلام کے غلبہ کو اور اپنی ہزیمت کو بنظر کراہت دیکھینگے۔ اگر سائل کے خیال کے مطابق حضرت مسیح کے زمانہ میں سب لوگ مسلمان ہو جاوینگے تو مشرکین کہاں ہونگے جن کے متعلق قرآن مجید بیان کرتا ہے کہ وہ مسیح کے غلبہ کو ناپسند کرینگے۔ اب اس کے بعد معاملہ آسان ہو گیا اور دریافت طلب یہ بات رہگئی کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے واقعی طور پر غیر مذاہب کو فنا کر دیا اور کہ آپ لیظھرہ والی آیت کے مصداق تھے یا نہیں اس کے لئے ہم مرزا صاحب کے کارناموں پر ایک اجمالی نظر ڈالتے ہیں تو واقعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب ہی وہ مسیح موعود تھے جس نے دنیا کے تمام مذاہب کو فنا کرنے کے لئے دنیا میں مبعوث ہونا تھا۔ چنانچہ پہلے دہریوں کو لو آپ نے انھیں سمجھایا کہ تم خدا کی ہستی کا انکار کرتے ہو صرف اس لئے کہ تمھارے پاس اس کا ثبوت نہیں۔ مگر میں تمھیں ایک فیصلہ کن راہ بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے مجھے آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں بتاتا ہے اگر فرض کیا جاوے کہ کوئی ہستی وراء الوراء نہیں تو کیا وجہ کہ میری پیشگوئی حرف بحرف سچی نکلتی ہے۔ اور جس بات کی خبر میں پیش از وقت دیتا ہوں وہ بعینہ اسی طرح پوری نکلتی ہے۔

پھر آپ نے آریوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا کہ تمھارا یہ کہنا کہ وید کے سوا اور کوئی الہامی کتاب نہیں غلط ہے بلکہ قرآن مجید اس سے بڑھکر عظیم الشان الہامی کتاب ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ لوگ اس پر عمل کر کے بڑے بڑے اولیا، اور صاحب کرامت انسان بنگئے ہیں اور قیامت تک بنتے رہینگے لیکن وید میں یہ خاصیت نہیں اور اس کو پڑھکر اسپر عمل کر کے کوئی شخص صاحب کرامت نہیں بنتا اگر تمکو بات باور نہیں تو اچھا میں قرآن کا ایک خادم تمھیں اطلاع دیتا ہوں کہ تمھارا ایک مذہبی لیڈر اور وید کا منتا لیکھرام ولد تارا رام فلاں مدت کے اندر ایک ہیبت ناک طریقہ سے مارا جاویگا میرے خدا کا یہ اٹل منشا ہے اب اگر تمھارا وید والا پرمیشور قادر ہے تو اسے بچا لے۔ آخر کار لیکھرام کی موت کا دن آ پہنچا اور وہ ایک غیر معمولی طریقہ سے فنائی النار کیا گیا۔ اور چاروں طرف

بے معنی کئے جاویں

آریوں کے گھر میں ماتم بپا ہوگیا اور اسطرح اس مجدد کے ہاتھ سے آریہ مذہب فنا ہوگیا۔ اس کے بعد عیسائیوں کی طرف توجہ کی اور فرمایا کہ تمہارا مذہب صرف ایک تاریخی واقعہ پر مبنی ہے تمہارے خیال میں مسیح دنیا میں آیا اور شریعت کو منسوخ کرکے لوگوں کے گناہ اٹھاکر ان گناہوں کی مزدوری بھگتنے کے لئے صلیب پر چڑھ کر لعنت کا طوق گلے میں ڈالکر جہنم واصل ہوا اس لئے اب شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کے گناہوں کو خدا کا برہ لے گیا مگر ہم نے خود تمہاری کتابوں سے ثابت کردیا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوا بلکہ ایکسو بیس برس تک زندہ رہکر اپنی طبعی موت سے کشمیر میں فوت ہوا۔ سو چونکہ وہ صلیب پر نہیں مرا بلکہ بچ گیا اس لئے کفارہ بھی غلط ثابت ہوا اور تمہارے گناہ تمہارے ذمہ مڑھے گئے۔ اب پھر شریعت کی ضرورت پڑی اور پھر ایک قانون کی احتیاج پائی گئی اور تمہارے مذہب کا تانا بانا بگڑ گیا۔ غرض دنیا کا کوئی مذہب نہیں جسکو حضرت اقدس نے چیلنج نہ دیا ہو کہ آؤ ہمارے ساتھ مباحثہ کرلو جسقدر دلائل اسلام کی صداقت کے میں پیش کرتا ہوں ان کا پانچواں حصہ بھی تم اپنے مذہب کے سچا ہونیکا پیش کرو۔ اگر دلائل سے عاجز ہو تو آؤ دعا میں مقابلہ کرو ایک طرف میں اپنے خدا کے حضور گڑگڑاتا ہوں دوسری طرف تم اپنے اپنے خداؤں کو پکارو پھر دیکھو کس کا خدا قادر مقتدر ہے اگر اس معیار سے بھی تم فیصلے کے لئے تیار نہیں تو معجزات دکھاؤ پیشگوئیاں کرو۔ اس میدان میں بھی میں ہی سبقت لیجاؤنگا۔ غرض صداقت ثابت کرنیکا کوئی پہلو نہیں جس میں حضرت اقدس نے غیر مذاہب والوں کو چیلنج نہ دیا ہو آپ کی اسّی کے قریب کتابیں ایک توپ کا حکم رکھتی ہیں جس نے تمام مذہبوں کو عصف ماکول کی طرح کردیا ہے

سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

آسٹریلیا میں جانا کیسا

ایک احمدی بھائی کو آسٹریلیا میں جانے کا شوق ہوا اس غرض کیلئے وہاں سے خبر منگوائی گئی وہاں سے ایک ہندوستانی بھائی نے جو حالات لکھے ہیں وہ اطلاع عام کے واسطے درج اخبار کئے جاتے ہیں

"آسٹریلیا میں آنے کی ایشیا والوں کے واسطے سخت ممانعت ہے بلکہ ایک دفعہ ایک بادشاہ جسکو بادشاہ جہور کہتے ہیں گھوڑے خریدنے کے واسطے آیا جسنے لاکھ سے زیادہ روپیہ اس ملک والوں کو دیکر انکے گھوڑے لیجانے تھے جو جہاز وغیرہ میں اُن سے کئی درجہ بہتر وہ خرید سکتا تھا۔ لیکن انھوں نے اُترنے ہی نہ دیا۔ کہ ایشیا والے یہاں نہیں آسکتے۔ آخر اسنے سلطان کو تار دیا سلطان نے انگلینڈ میں بادشاہ کو تار دیا اور پھر انگلینڈ سے بادشاہ نے تار دیا کہ اسکو مت روکو جسپر اُنھوں نے اسکو اُترنے کی اجازت دیدی مگر وہ نہ اُترا اور واپس جہاز میں انڈیا کو روانہ ہوگیا۔

آپ بہت سخت تکلیف کے بعد ہندوستان سے اجازت لے سکتے ہیں جو مشکل سے ایک سال تک رہنے کیلئے منظور ہوجاویگی۔ اور یہاں پر کوشش کرکے ایک تھوڑی سی مدت اور مل جاویگی۔ لیکن بہت تھوڑی اور بڑی مشکل سے اور دس بیس پونڈ خرچ کرنے کے بعد۔ پس اس تکلیف کے بعد اگر ایک وقت تک اجازت مل بھی گئی تو وہ بہت تھوڑی ہوگی اور اس تھوڑے سے وقت میں کیا کیا جاویگا۔ یہ تو عرض ہوئی اس ملک میں آنے کی نسبت تجارت کا یہ حال ہے کہ کل تجارت کا معاملہ اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں ایسی تجویز سے رکھا ہوا ہے کہ دوسرے کو چانس دیتے نہیں اور کل کے کل اندر ہی اندر اپنے دلوں میں ایشیا والوں سے ایسا کینہ رکھتے ہیں کہ جسکا بیان قلم سے نہیں ہوسکتا۔ اگرچہ اخباروں میں ان کے دل کا حال اچھی طرح ظاہر ہوتا رہتا ہے مگر پھر بھی دل میں اس اظہار سے کئی درجہ بُرا سمجھتے ہیں۔ جو ان کے برتاؤ سے ہم محسوس کررہے ہیں۔ اور لین دین اور بول چال اُس جگہ کرتے ہیں جہاں مجبوراً انکو ایسا کرنا پڑتا ہے یہ تو ہوا بڑی بڑی تجارتوں کا معاملہ مثلاً دوکان وغیرہ کرنا یا اس سے بھی کوئی بڑی تجارت کھولنا جسمیں یہ بالکل چانس دیتے ہی نہیں۔ باقی رہا پھیری وغیرہ کا یہ حال ہے کہ ویسٹرن آسٹریلیا کے بغیر دوسرے ملکوں میں لیسنس لیکر لوگ پھیری کررہے ہیں جسمیں وہ دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ تک وہ کما لیتے ہیں جس میں چنداں بڑی پونجی کی ضرورت نہیں ہوتی مثلاً سو پونڈ ایک بہت بڑی رقم ہے ایسا کام کرنے کے واسطے ویسٹرن آسٹریلیا میں بھی پہلے لیسنس تھا جو ایک مدت سے اُنھوں نے بند کردیا ہے مگر یہاں کے جتنے ہندوستانی تھے اُنھوں نے پھیری نچھوڑی اگرچہ ہر ایک کو دو دو چار چار دفعہ جرمانہ بھی ہوا قید کی بھی دہکی دی گئی مگر وہ پھیری کرتے ہی رہے آخر کار اُنھوں نے خود بھی ترس کھاکر یہ سمجھ لیا کہ یہ کریں تو کیا کریں کوئی دوسرا کام تو کرنے کو ہم نہیں چھوڑتے پھر کسی نہ کسی طرح تو انھوں نے گذارہ کرنا ہے۔ یہ سوچکر پکڑنا چھوڑ دیا اگر کبھی کمبخت پولیس والا پکڑ بھی لیتا تو عدالت دو چار شلنگ جرمانہ کردیتی۔ بلکہ یہ بھی کہدیتی کہ ان کو مت پکڑا کرو۔ خیر وہ دس دس پونڈ کا جرمانہ اور قید اور ملک بدر کرنے کی دہکیاں جو دیجاتی تھیں اُن سے چھوٹے۔ آہستہ آہستہ یہ اجازت ہوگئی کہ میونسپلٹی کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ جسکو چاہیں لیسنس دیدیں مثلاً لاہور میونسپلٹی اگر نہ چاہے تو نہ دے شاہدرہ والی چاہے تو دیدے۔ پس جہاں لیسنس ملے وہاں پھیری کرو۔ اگرچہ جہاں لیسنس نہیں دیتے وہاں بدستور لوگ پھیری کررہے ہیں۔ لیکن ایسی جگہ پکڑے جانے پر جرمانہ ہوجاتا ہے۔ جو کبھی کبھی ایک مدت کے بعد کوئی پولیس والا اپنے کینہ کے سبب ایسا کرتا ہے۔ تو کچھ نہ کچھ جرمانہ ہوجاتا ہے۔ مگر عموماً پکڑنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس یہ حال ہے یہاں کی چھوٹی تجارت کا اور جو پھیری کررہے ہیں وہ دو پونڈ سے لیکر دس پونڈ ماہوار کما لیتے ہیں خوراک نکال کر خوراک کا خرچ آٹھ شلنگ سے ایک پونڈ ایک ہفتہ تک ہوجاتا ہے۔ آب و ہوا بہت عمدہ ہے۔ آنے کا خرچ بمبئی سے فریمنٹل تک ۱۳ پونڈ سے ۱۵ پونڈ تک ہوتا ہے۔ جرمن جہاز اچھا ہے ورنہ پھر فرنچ جہاز سہی۔ پی اینڈ او میں تھرڈ کلاس نہیں اس میں ایک دو پونڈ اور خرچ ہونگے۔ اور تبلیغ کے واسطے بغیر خواجہ کمال الدین ثانی کے ناممکن ہے اور کم از کم دو آدمی آنے چاہئیں۔ رہنے کے لئے مکان کرایہ پر مل سکتے ہیں۔ اور کرایہ مختلف جگہوں میں مختلف ہے۔ یعنی چھ سات شلنگ ہفتہ سے لیکر چھ سات پونڈ ہفتہ تک ہے۔ اس ملک میں حسب ذیل لیسنس مل سکتے ہیں مچھلی بیچنے کا فروٹ بیچنے کا آئس کریم بیچنے کا۔ بوتل جمع کرنیکا۔ پھیری کرکے کپڑا بیچنے کا لیسنس وغیرہ وغیرہ مگر ہر ایک حالت میں میونسپلٹی کو اجازت ہے۔ جسکو چاہے لیسنس دے۔ جسکو چاہے نہ دے۔ قانون اس کو کمپل نہیں کرسکتا کہ ضرور فلانے کو دو اور فلانے کو نہ دو۔ اور یہ قانون ایشیا والوں کو بہت تکلیف دیتا ہے۔ کیونکہ ان کو ہمیشہ لیسنس دینے والوں کیساتھ عاجزی سے بات کرنی پڑتی ہے۔ بمبئی سے جو صاحب آویں میرے خیال میں اگر وہ روٹی بغیر ٹکٹ لینا چاہیں تو وہ حاصل کرسکتے ہیں اور اگر کھانے کے ساتھ ٹکٹ لیویں تو فرنچ جہاز پر ۱۳ پونڈ لیوینگے اب اگر زیادہ یا کم نرخ ہوگیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا لیکن روٹی کے ساتھ ٹکٹ لینے میں بھی کچھ نہ کچھ آپ کو ساتھ لینا ہوگا اور بمبئی سے شاید بغیر فرنچ بوٹ کے دوسرا آپ کو نہیں مل سکتا۔ مگر کالمبو سے ہر ایک بوٹ مل سکتا ہے بمبئی سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اظہار درد

آہ اے کمزور قلم۔ کم علمی۔ محدود لیاقت ناکمل تحریر نحیف دماغ تو کس طرح درد دل کا اظہار کر سکے اور وہ کون سی معجزانہ طاقت آئے کہ کم از کم تو اعلیٰ دماغوں۔ پرزور تحریروں زبردست قلموں کا مقابلہ تو نہیں مگر کم از کم کمزور و نحیف جواب ہی دے سکے۔ آہ دے بھی تو ع صدا طوطی کی سنتا کون ہے نقار خانوں میں۔ آہ اے فرقہ اناث اے خدا تعالیٰ کی کمزور لطافت وغریب ہستی تیری بدنامیاں الزام بیگناہ اسقدر بڑھے ہوئے ہیں کہ اگر تیرے حقوق حکیم علیم سمیع بصیر مالک وخالق قادر مولا بھی ایک خیر خواہ بنی نوع انسان کے ذریعہ بیان نہ کرتا تو زبردست حکومت والی زبردست طاقتیں سب تجھے ایک دم میں مسل ڈالتیں تباہ کر ڈالتیں دنیا سے نابود کر کے بھی ان کا بغض وکینہ نہ مٹتا مگر اے سلامتی کے شہزادے اے وہ کہ جس کیواسطے دوجہان مالک ارض وسما نے پیدا کئے تجھ پر ہزار ہا سلام و رحمتیں نازل ہوں کہ آپ نے کمزوروں عاجزوں پر اپنی "رحمۃ للعالمین" کا خطاب ثابت کیا۔ یہ چند فقرے زبان قلم سے مجبوراً درد دل نے لکھوا دیئے مگر اصلی مختصر سوال یہ ہے کہ عورتوں پر مردوں نے اپنے نمونہ رحم سے کیا مثال قائم کی کہ ان کو مخالفت نکاح ثانی نہ تھی۔ مسرف جاہل کا خطاب اکثر مسلمانوں کے جملہ فرقہ ہائے عالم میں دیا جاتا ہے۔ اب میں جستہ جستہ ان سوالات کا جواب حتی المقدور لکھتی ہوں۔ خدا تعالیٰ ان فقروں میں برکت ڈالے اور پُراثر ہوں

عورتیں ازدواج ثانی کی مخالفت کیوں کرتی ہیں؟

اس لئے کہ پہلے ہی ان پر نیک مثال مسلمانوں نے قائم نہیں کی نیز انہوں نے نبی اکرم صلعم (فداہ روحی) کی پیروی ترک کی صحابہ کرام کی پیروی سے گریز کیا یعنی انصاف مدنظر نہیں رکھا حکم رسول اکرم اور حکم الٰہی پر عمل کرنے کیواسطے نکاح ثانی نہیں کیا بلکہ اکثر مشاہدہ ہے کہ جب کسی مرد نے نکاح ثانی کا ارادہ کیا ضرور پہلے یا تو بیوی مزاج کے موافق نہیں تھی یا پھر کسی بیوہ یا کنواری کی دولت ومال کے طمع کی وجہ سے کہ اگر وہ نکاح میں آجاوے تو دولت دنیادی مل جاویگی۔ سو اصل ثواب کی نیت یا رسول اکرم کی پیروی اور حکم خداوند کریم کی تعمیل تو شاذ ونادر ہی کسی مومن ومسلمان کے جی میں ہوتی ہوگی مگر ایسے اس نکاح کے کرنے میں سوائے ذلت اور فساد کے کیا فائدہ بلا ہی کہ بیٹھے بٹھائے ایک گناہ مول لے لیا ع نہ معاون ودرد سر خریدن۔ میں نے بڑے بڑے معزز ومعتقد مسلمان گھرانوں میں مشاہدہ کیا ہے کہ پہلی سہرے کی بیاہی ہوئی بیوی سے اگرچہ کسی قدر پیار ومحبت اتفاق ہو خواہ کئی اولاد کی ماں ہوں خاصکر دامادوں والی نواسوں نواسیوں بلکہ پوتوں والی ہو معزز ومحترم خاندان والی ہو مگر جسوقت دوسرا نکاح کیا اور دوسری بیوی آگئی بس سب لحاظ وشرم چولہے میں جھونک دیئے۔ پھر نہ بیٹیوں کی ماں کی کوئی عزت ہے نہ دامادوں کی ساس کا لحاظ۔ کوئی تو شرع کے حکم پر عامل بھی یا رشتہ داروں کی شرم کہ مکان اور خرچ برائے نام دیکر آنکھوں سے دور کر دیتا ہے اور بہانہ یہ کہ آزادی سے بی بی رہے کسی قسم کی تکلیف بیٹیوں بچوں کو نہو اور کسی نا خدا ترس اور اکثر اسی پر عمل ہے کہ کبھی خبر تک نہ لی چاہے وہ مزدوری کر کے پیٹ پالے یا کسی بیٹی وداماد کے دروازے جا بیٹھے نہ ان کو بدنامی کا خیال۔ خدا کا خوف تو پہلے ہی نہیں ہوتا اپنی رنگ رلیوں میں مست مگر تعجب تو یہ کہ اگر وہ مصیبت ماری حرف شکایت زبان پر لا دے تو واجب القتل اور قابل قطع تعلق گردانی جاتی ہے خیر یہ تو اس قدر لمبا قصہ ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتا اور مجھے مختصر لکھنا ہے۔ غرضیکہ پہلی ہی مردوں نے مثال نیک قائم نہیں کی سو یہ تو مسلم بات ہے کہ مظلوم آخر ظلم سہ سہ کر پتھر بن جاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ نہ کرے تھوڑا ہے سو ہماری بہنیں ایسی حالت میں احکام خدا بھی بھول گئیں۔ اور اگر ذرہ بھر کوئی ازدواج ثانی کا نام ہی لیوے تو خانہ بربادی پہلے شروع ہو جاتی ہے۔

کیا عورتیں واقعی نکمی رہنا چاہتی ہیں۔

رہی یہ بات کہ عورتیں نکمی اور سست اکثر ہیں۔ یہ بات غلط اور کہنے والے کو کیا کہوں میرے خیال میں تو ان کو جس بات نصیب بی بی کو اللہ تعالیٰ نے گھر خاوند اولاد دی ہے وہ تو ایک دم بھی بافراغت نہیں رہتی۔ بچوں کا سنبھالنا خانہ داری کے مختلف کام اس قدر ہوتے ہیں کہ بادشاہت جتنا انتظام کرنا ہوتا ہے اور اگر اس پر کچھ لکھوں تو ایک دفتر درکار ہے۔ ہاں اگر بدقسمتی سے کوئی خالی ایک ہی عورت ہو تو پھر وہ ہر طرح اپنا پیٹ پال سکتی ہے کوئی محنت مزدوری سے کوئی کسی نہ کسی کام سے بقدر اپنی ہمت کے کوئی نکما پن پسند نہیں کرتا جس کے پاس جو ہنر ہو اور ابتدا سے بچپن میں ماں باپ نے سلائی کشیدہ کا لکھنے پڑھنے وغیرہ کا جو ہنر سکھایا ہوا ہو۔ وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتی بلکہ میں نے ایک یتیم لڑکی کو دیکھا ہے کہ وہ جوتیوں پر اور ٹوپیوں پر طلا کاری کرکے جو اس کے خاوند نے اسے سکھلایا تھا۔ بہت سا روپیہ کماتی تھی۔

مسرف اور جاہلیت کا الزام عورتوں پر

عورتیں مسرف صرف اسی لئے کہلاتی ہیں کہ انہوں نے بیگانہ مال خرچ کر کے زیور کپڑا زینت کی چیزیں بنائی ہوئیں۔ اور اگر عورتوں کو زینت یہی کہ رنگا ہوا کپڑا۔ مہندی تیل۔ عطر۔ سرمہ وغیرہ۔ زیور۔ موتی۔ پھول نہوں تو مرد ہی پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیوی سفید براق لباس میں یا موٹے جھبل زین ٹوپیں۔ لندھیانہ کے موٹے کپڑے پہنے بیزار صورت بیٹھی ہو۔ اور اسراف کیا ہے۔ بچوں کے مختلف ضروریات جو عورتوں سے ہوتے ہیں خاصکر لڑکیوں کے وہ مرد ہرگز نہیں جان سکتے نہ ان کو سمجھ ہی ہوسکتی ہے کہ کہاں خرچ ہوتا ہے۔ انکو تو روپیہ کا حساب ہونا ہے کہ اس قدر روپیہ ماہوار تو دیا تھا کہاں خرچ ہوا۔ میں تو خیال کرتی ہوں عورتیں بہت اعلیٰ درجہ کی کفایت شعار ہیں یہانتک کہ انھیں کنجوس کا خطاب بھی مل جاتا ہے۔ رہا جاہل ہونا یہ بھی مردوں کی خطرناک ناقابل معافی غلطی ہے انھوں نے ہی جاہل رکھا خود تو لڑکیوں میں اس قدر جرأت کہاں کہ اپنے آپ علم حاصل کرنے کی سعی کرتی پھریں۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون زمانہ پلٹا سکتا ہے کہ ان غلطیوں کا انسداد کر سکے بیشک روشنی کا زمانہ ہے مگر ع کجا وا نند حال ما سبکساران ساحلہا

سکینۃ النساء۔ از قادیان۔

دانتوں کی دوائی

کوئی خاتون جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتیں اور ان کے دانتوں میں درد ہے ان کے واسطے نسخہ لکھا جاتا ہے۔

مرجان سوختہ	صدف سوختہ	زہر مہرہ
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ
تو تیا سبز	جو زالسرو	مازو سبز
۳ ماشہ	۳ ماشہ	ورقی
مگی ارسی	برگ دم الاخوین	کتھ (پھٹکری)
۲ ماشہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ

باریک کر کے منجن کو مل کر صاف کریں۔

عربوں کے پتے درکار ہیں

مصالح العرب کے واسطے کچھ پتے تو مولوی فاضل حاجی سید عرب عبد الحی صاحب لائے تھے اور کچھ درکار ہیں۔ عرب۔ مصر۔ امریکہ وغیرہ بلاد جہاں لکھے پڑھے عرب موجود ہیں وہاں کے دوست توجہ کریں۔ اور ازراہ عنایت ایسے آدمیوں کی فہرست داخل کریں جن کے نام تبلیغ عرب کے اوراق کا بھیجنا مفید ہو سکتا ہو۔

کون صاحب امداد کرینگے

ایک معلمہ خاتون ہیں ان کے نام اخبار بدر ایک سال کے واسطے جناب خانصاحب غلام اکبر خانصاحب نے اپنے پاس سے مبلغ للعہ دیکر جاری کرایا تھا وہ سال ختم ہوا کیا اب پھر خانصاحب موصوف یا کوئی اور صاحب ایک سال کے واسطے اس خاتون کے لئے قیمت دے سکتے ہیں۔

نکل دا آئے دوا آئے

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

سرمہ مروارید ملو اکسائڈ والہ۔ مقوی بصر۔ مفید گرے غشا نزول الماء قیمت فی تولہ . . . . عا

سرمہ دافع پھولانی ماشہ . . . . عہ

سرمہ مجلی۔ مفید پڑوال۔ دھند۔ سبل بیاض چشم آب چشم فی تولہ . . . . عہ

سرمہ سیراً مفید از بصارت ضعف پیری فی تولہ . . . . . . عہ

سرمہ براق مفید سلاق و سرخی پلک . . . . عہ

حب حافظ الجنین۔ اکسیر الجنین۔ الحمہ کو دور کرتی ہیں عہ

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت ایک روپیہ عہ

دوائے بواسیر خونی ۲۴ خوراک . . . . . . عہ

دوائے مقوی حافظہ دافع فالج رعشہ و ضعف اعصاب چار تولہ . . . . عہ

حب مقوی باہ سریع الاثر ۲ درجن ۱۲ر

دوائے قوت باہ مقوی معدہ و جگر ۲۸ خوراک . . . عہ

ق - د - معرفت بدر ایجنسی - قادیان

ضرورت نکاح

ایک سیدزادی کے نکاح کے واسطے جس کی عمر بائیس سال ہے احمدی نوجوان سید خواندہ کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک۔ آزمالو تجربہ کرلو۔

سوزاک والوں کو خوشخبری۔ اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی آزمالو۔ قیمت عہ

کشتہ لیشب مرکب ضعف دل دل کا دھڑکنا کمی خون یرقان ان امراض کے لئے اثر مسیحائی کا رکھتا ہے ۲۴ خوراک عہ

معجون چاندنی اس کے استعمال سے قوت باہ بحد پیدا ہوتی ہے۔ امساک حد درجہ کا ہوگا مفرح دل قیمت ۵ تولہ سے ہے

مفرح کوسمبی دل کو خوش کرتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشتی ہے۔ حافظہ تیز کرتی ہے۔ نسیان کو دور کرتی ہے۔ چہرہ کو نرم کرتی ہے۔ جریان مرد و عورت کو دور کرے قیمت فی ڈبیہ کلاں ...

ہر ایک کا پرچہ استعمال ہمراہ ہوگا۔

ع - ن معرفت بدر ایجنسی قادیان

ضرورت نکاح

ایک نو مسلم عمر ۲۴ سال ملازم در قادیان بمشاہرہ اکیس روپے کو ضرورت نکاح ہے پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے جس سے دو چھوٹے بچے ہیں جو اصحاب قادیان سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کیواسطے اچھا موقعہ ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر قادیان ہونی چاہئے۔

خبریں

حاجی عرب عبد الحی صاحب ۲۴ ستمبر کو جہاز پر سوار ہوگئے برادر سیٹھ اسمٰعیل صاحب نے اطلاع کی ہے میاں صدر الدین صاحب ڈسکہ سے لکھتے ہیں کہ اردگرد کے احمدیوں کو ملا کر یہاں انجمن بنائی گئی ہے چودھری نصر اللہ خانصاحب والی مسجد میں جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ عمارت فنڈ کی قسط اول روانہ ہوچکی۔ قسط ثانی اب طیار ہے اس انجمن کے بانی مولوی جان محمد صاحب ہیں۔ پریذیڈنٹ میاں بڈھے خانصاحب موسٰی والیہ ہیں۔ چوہدری نصر اللہ خانصاحب اس جماعت پر بہت شفقت رکھتے ہیں۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس عرصہ میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس سرمہ کے متعلق حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا ہے کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سبل سرخی اور ابتدائی موتیابند وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ اول قسم فی تولہ عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ اصلی ممیرا جس کی قیمت عہ فی تولہ ہے۔ ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر سرمہ کی طرح باریک کرکے آنکھوں میں ڈالا جائے۔ یہ سرمہ جن کی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست صلاجیت

بھیا اعظم سے نقل کیا گیا۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دق شیخوخیت و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل بول و سیلان منی یبوست درد مفاصل وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر دانہ نخود شیر گاؤ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں قسم اول کی قیمت عہ فی تولہ قسم دوم عہ فی تولہ

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

اہل اسلام کے لئے نادر موقعہ

سوانح عمری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

مرتبہ شرما دھے پرکاش دیو جی۔ پرچارک برہمو دھرم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان وغیرہ دانستہ کئی طور پر افترا کرکے ہمارے سید مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے لکھائی چھپائی کا غذ عمدہ ہے۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔ ملنے کا پتہ ...

بدر پریس قادیان